



UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU

3247/02

Paper 2 Texts

May/June 2011

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.

Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.

Write in dark blue or black pen.

Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **one** question from **each** section.

One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.

The number of marks is given in brackets [] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹینپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلونڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک سوال

اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔ []

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of 6 printed pages and 2 blank pages.



Section 1: Poetry

غزل

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا
 دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا
 عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
 یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا
 ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
 چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا
 سرزد ہم سے بے ادبی تو وحشت میں بھی کم ہی ہوئی
 کوسوں اس کی اور گئے پر سجدہ ہر ہر گام کیا
 شیخ جو ہے مسجد میں ننگا، رات کو تھا میخانہ میں
 'جبہ، خرقة، کرتا، ٹوپی، مستی میں انعام کیا
 کاش اب برقع منہ سے اٹھا دے ورنہ پھر کیا حاصل ہے
 آنکھ منڈے پر ان نے گو دیدار کو اپنے عام کیا

سوال نمبر 1-

میر تقی میر پڑھنے والے کو اپنے ساتھ محبت میں پیش آنے والے واقعات کا بہت خوبی سے احساس دلاتے

(1)

ہیں۔ دی گئی غزل کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔

[10]

میر تقی میر کی شاعری میں کہیں کہیں محرومی اور ناکامی کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ آپ اس بیان سے کس

(ب)

حد تک اتفاق کرتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

[15]

سوال نمبر 2-

مومن خان مومن اپنی غزلوں میں ایک ایسے عاشق کو پیش کرتے ہیں جو محبوب کی بے وفائی کا جواب ہمیشہ

وفاداری سے نہیں دیتا۔ نصاب میں شامل کلام کے حوالے سے بحث کیجیے۔

[25]

نظم

قناعت کی دولت ہے جس پاس یاں
 وہ رہتا ہے آرام سے ہر زماں
 نہیں خطرہ آتا کوئی درمیاں
 تو دنیا کی دولت سے اے مہرباں
 غنی گرباشی مکن اضطراب
 کہ سلطان نحو اہد خراج از خراب
 قناعت سے ہوتا ہے جو بہرہ ور
 نہیں دیکھتا ہے کسی کا وہ در
 بصد عیش رہتا ہے وہ اپنے گھر
 قناعت تو نگر کند مرد را
 خبر وہ حریص جہاں گرد را
 فقیری کے رتبے پہ کی جب نگاہ
 تو اس کا ہے کچھ اور ہی عز و جاہ
 اگرچہ ہے سختی سے ہونا تباہ
 ولے جان لے اُس کو لطف الہ
 نہ دارد خرد مند از فقر عار
 کہ باشد بنی راز فقر افتخار

سوال نمبر 3-

- [10] مندرجہ بالا نظم میں شاعر نے قناعت کی تعریف کس انداز میں کی ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے؟ (ا)
- [15] نظیر اکبر آبادی کے بارے میں یہ بیان مشہور ہے کہ اُن کی شاعری پڑھنے والے کو تازہ دم کر دیتی ہے۔ نصاب میں شامل نظم کے حوالے سے بحث کیجیے۔ (ب)

سوال نمبر 4-

- [25] اکبر الہ آبادی نے اپنی نظموں میں ان افراد کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو مشرقی اقدار کو بھول کر مغربی تہذیب اپنارہے ہیں۔ شامل نصاب نظم کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔

مضامین

چودھری اس واقعے کے بعد کرموں سے بہت سنبھل کر بات کرنے لگا۔ کرموں میراثی تو تھا مگر کھاتا پیتا میراثی تھا اور کھاتے پیتے لوگ کھاتے پیتے لوگوں سے بات ہمیشہ سوچ سمجھ کر کرتے ہیں جیسے امریکہ روس سے اور روس امریکہ سے بات کرتا ہے۔ تاہم جب چودھری کے دارے پر سے فالٹو لوگ اٹھ جاتے اور صرف اس کے قریبی لوگ باقی رہ جاتے تو وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا۔ ”اب یہ کمینہ کڑوی گولی کو تھوک دیتا ہے۔ اب میں اسے شکر چڑھی گولیاں کھاؤں گا۔“ پھر وہ حالات کے طویل تجزیے میں مصروف ہو جاتا۔ ”لوگ کہتے ہیں شراب کا نشہ برا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں نو دولتوں کے لیے روپے کا نشہ اس سے بھی برا ہے۔ کرموں کو دیکھو کہاں تو جب بھی مجھے یہ میراثی زادہ ملتا تھا اقبال قائم اقبال قائم کی رٹ لگاتا ہوا رکوع میں چلا جاتا تھا اور کہاں یہ دن کہ کل کہنے لگا۔۔۔۔ میں اُدھرا ہور فیصل آباد کی طرف جا رہا ہوں۔ کوئی چیز چاہیے تو لیتا آؤں کوئی چھڑی وڑی کوئی جوتا ووتا! یہ سب روپے کا نشہ ہے۔“ پھر چودھری نے گردن کو کھینچنے کی حد تک کھینچ کر اُدھرا دھرا دیکھا اور بولا ”کہیں وہ کسی کو نے کھدرے میں بیٹھا تو نہیں ہے حرام کی اولاد۔ یاد رہے کہ ایک بار میں یہیں دارے پر اسی کی باتیں کر رہا تھا اور اندھیرے میں مجھے پتہ نہ چلا تھا کہ وہ کمینہ بھی ایک طرف بیٹھا ہے؟ میں نے اس نسلی کنگلے کے نئے ٹھاٹھی کی بات کرتے ہوئے کہہ دیا کہ کوا اگر مور کے پر سجالے تو بھی کوا ہی رہتا ہے۔ اس پر وہ میری چلمیں بھرنے والا۔۔۔۔ میرے اصطلبل صاف کرنے والا۔۔۔۔ بھرے دارے میں بولا۔ ویسے چودھری جی سیانوں سے سنا ہے کہ مور بھی کوئے کی نسل میں سے ہے۔ صرف رنگ دار پر نکال لیے ہیں اور نا چنا سیکھ گیا ہے!۔۔۔

سوال نمبر 5۔

(1) اقتباس کو پڑھ کر بتائیں کہ وہ کون سے حالات و واقعات تھے جن کی بنا پر چودھری کرموں کے خلاف ہو گیا؟ [10]

(ب) چودھری اور کرموں کے کرداروں کا موازنہ کرتے ہوئے بتائیں کہ آپ کے خیال میں کون سا کردار زیادہ جاندار ہے اور

کیوں؟ [15]

سوال نمبر 6۔

یونس جاوید کا شامل نصاب افسانہ ”دستک“ انسان کے سردمہر اور لا تعلق ہونے کے موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔ یہ افسانہ

ہمیں کیا سوچنے کی دعوت دیتا ہے؟ [25]

ناول مرآة العروس

اتفاق سے ان دنوں ایک کٹنی شہر میں وارد تھی اور ہر جگہ اس کا غل تھا۔ محمد عاقل نے بھی بی بی سے کہہ دیا تھا کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔ ان دنوں ایک کٹنی آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ لیکن مزاج دار شدت سے بے وقوف تھی۔ اس کی عادت تھی کہ ہر ایک سے جلد گھل مل جانا۔ ایک دن وہی کٹنی جن کا بھیس بنا اس گلی میں آئی۔ یہ مکار جن بے وقوف عورتوں کو پھسلانے کے لیے طرح طرح کے برکات اور صد ہاتم کی چیزیں اپنے پاس رکھا کرتی تھی۔ تسبیح، خاک شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق الحجر اور مونگے کے دانے، اور نادعلی، بیخ سورہ اور بہت سی دعائیں۔ گلی میں آ کر جو اس نے اپنی دکان کھولی بہت سی لڑکیاں جمع ہو گئیں۔ مزاج دار نے بھی سنا۔ زلفن سے کہا۔ ”گلی سے اٹھنے لگے تو جن کو یہاں بلا لانا۔ ہم بھی تبرکات کی زیارت کریں گے۔“ زلفن جا کھڑی ہوئی اور جن کو بلالائی۔ مزاج دار نے بہت خاطر داری سے جن کو پاس بٹھایا اور سب چیزیں دیکھیں۔ سرمہ اور نادعلی، دو چیزیں مزاج دار نے پسند کیں۔ جن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں میں تاڑ لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔ ایک پیسے کا بہت سا سرمہ تول دیا، اور دو آنے کو نادعلی حوالے کی، اور فیروزے کی ایک انگوٹھی تبرک کے طور پر اپنے پاس سے مفت دی۔ مزاج دار رتھج گئیں۔ اس کے بعد جن نے سمندر کا حال، عرب کی کیفیت، اور دل سے جوڑ کر دو چار باتیں ایسی کیں کہ مزاج دار نے کمال شوق سے سنا اور اس کی طرف ایک خاص التفات کیا۔ جن نے پوچھا۔ ”کیوں بی، تمہارے کوئی بال بچہ نہیں؟“

سوال نمبر 7۔

(1) کٹنی نے وہ کیا حالات و واقعات پیدا کیے جن کی بنا پر اُس نے اکبری کو لوٹا؟ اقتباس کے حوالے سے وضاحت کیجیے۔ [10]

(ب) جتنا اکبری احمق اور بد مزاج تھی اتنا ہی محمد عاقل سمجھ دار اور اچھے مزاج کا مالک تھا۔ ناول کے حوالے سے میاں بیوی کے

کرداروں کا موازنہ کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 8۔

ناول ”مرآة العروس“ میں ماما عظمت کا کردار ایک منفی کردار ہے۔ جس نے اپنی بددیانتی سے نہ صرف گھر لوٹا بلکہ اصغری

اور اُس کے سسرال میں غلط فہمی پیدا کی۔ اس بیان کی روشنی میں ماما عظمت کے کردار پر بحث کیجیے۔ [25]

ناول دستک نہ دو

”پتہ نہیں اماں بیگم مجھے لے بھی جائیں گی یا نہیں۔ اس نے مردہ دلی سے سوچا۔ اس نے ابھی تھوڑے دن ہوئے میٹرک کے امتحان سے فرصت پائی تھی اور اپنی دشمن جاں پڑھائی سے فرصت پا چکی تھی۔ ان دنوں اس پر اتنی زیادہ سختی تھی کہ اس کی بہت سی عادتیں ختم ہو چکی تھیں۔ مثلاً وہ کئی مہینے سے دیوار پر چڑھ کر نہ بیٹھی تھی۔ شہوت کے درخت پر خود چڑھ کر شہوت نہ توڑے تو اس نے مالی کے توڑے شہوتوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اماں بیگم کے پسندیدہ ملنے والوں یعنی چیف انجینئر کا خوش شکل لڑکا اس سے کھلم کھلا فلرٹ کیا کرتا اور وہ باوجود دی خواہش کے اس کے منہ پر تراخ سے تھپڑ بھی رسید نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ اماں بیگم کی عین مرضی یہی تھی۔ اور وہ لڑکا آئندہ سال مقابلے کے امتحان میں بیٹھ رہا تھا۔

اور جو ایک سال پہلے وہ اس کو یوں بور کرتا تو وہ اس کی ٹانگ میں ٹانگ پھنسا کر ایسا گراتی کہ چاروں خانے چت گرتا۔ مگر اس کی روح تو کچلی ہوئی تھی ان دنوں۔ پھر بھی وہ سوچا کرتی تھی۔

”ذرا میرا رزلٹ نکل آنے دو۔“

پتہ نہیں رزلٹ کیا کر لیتا۔ اور اب تو اس کو اس سے بھی کوئی سروکار نہ تھا کہ اماں بیگم اس کو شادی میں لے جائیں گی یا نہیں۔

سوال نمبر 9-

(ا) اقتباس پڑھ کر گیتی سے بے حد ہمدردی کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ صاف گو ہونے کی وجہ سے تنقید کا شکار بنتی ہے۔ آپ کا اس بیان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حوالہ دے کر اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [10]

(ب) ناول ”دستک نہ دو“ میں یوں تو مختلف کردار ہیں مگر اماں بیگم کا کردار پورے ناول میں چھایا ہوا ہے۔ اس بیان کی روشنی میں اماں بیگم کے کردار کا تنقیدی جائزہ لیں۔ [15]

سوال نمبر 10-

ناول ”دستک نہ دو“ کی زبان سادہ اور جملے چھوٹے اور مختصر ہیں جس کی وجہ سے ناول پڑھنے والے کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ آپ اس بیان سے کس حد تک متفق ہیں؟ ناول کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [25]

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

- Text 1 © Dr Saleem Akhtar; *Ghazal No. 2*, by Mir Taki Mir; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 2 © Dr Saleem Akhtar; *Dar Safate Qanaat*; by Nazin Akbar Abadi; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 3 © Dr Saleem Akhtar; *Joota*; by Ahmed Nadeem Qasmi; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 4 © Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos*; Sang-e-Meel Publications; 1998.
Text 5 © Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons Ltd.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.